

2532- مسلمانوں کے ہانقناٹے حاجت کے آداب

سوال

کیا میں صحیح سمجھا ہوں کہ شرم و حیاء کا تقاضہ یہی ہے کہ مردوں کے لیے پیشاب کرتے وقت زمین کے قریب ہونا اور جھکنا ضروری ہے؟ لیکن میر اسوال یہ ہے کہ مردوں کے بیڈروم میں پیشاب کے لیے پاٹ کا استعمال نہ کرنے میں زیادہ شرم و حیاء پائی جاتی ہے، جبکہ ان میں سے کوئی ایک شخص مسلمان ہو اور اس کا بیڈروم لیٹرین کے قریب ہو؟

میں جانتا ہوں کہ مسلمان عورت کے لیے شرم و حیاء کے ادب اور اصول و قواعد ایک یورپی عورت کے مقابلہ میں بہت زیادہ اور شدید تھنڈر رکھتے ہیں، میں اسی بنا پر مسلمان عورت کا بہت زیادہ احترام کرتا ہوں، میں مسلمانوں پر حملہ نہیں کر رہا، اگرچہ میرے سوال سے ظاہر ہوتا ہے، لیکن صرف اتنا ہے کہ میں ان کے سلوکیات اور آداب کے متعلق کافی معلومات نہیں رکھتا، جواب دینے پر آپ کا شکریہ، اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھے اور آپ کو صحت و عافیت سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ آپ مسلمانوں کے احساسات کو سمجھتے اور اس کا شعور حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور انہیں تکلیف دینے والی اشیاء معلوم کرنے کی کوشش میں میں تاکہ انہیں اذیت و تکلیف محسوس نہ ہو، ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس کا جواب تفصیل سے دیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ معلومات فراہم کریں، ہو سکتا ہے اس کے ذریعہ آپ پر وہ کچھ واضح ہو جائے جو آپ کو خیر عظیم کی طرف لے جائے۔

یہ مبارک شریعت اسلامیہ کی عظمت میں ہی شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ نے کوئی ایسی چیز نہیں پچھوڑی جس میں قلیل سی بھی خیر ہو اور نہ ہی زیادہ خیر والی چیز پچھوڑی ہی مگر اس کا حکم دیا ہے، اور اس پر دلالت کی ہے، اور اگر کسی چیز میں قلیل سا بھی شر اور برائی ہے یا کثیر شر ہے تو اس سے ڈرایا اور منع کیا ہے۔

تو اس طرح شریعت اسلامیہ ہر لحاظ سے کامل و اکمل اور احسن ہے جس نے غیر مسلموں کو دہشت زدہ کر دیا ہے، اور اس دین پر تعجب کرنے لگے ہیں، حتیٰ کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے سلمان فارسی رضنی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتیٰ کہ بیت الخلاء جانے کا طریقہ بھی، تو سلمان فارسی رضنی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: جی ہاں بالکل صحیح ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضاۓ حاجت کرتے وقت قبل رخ نہ ہونے اور اس کی طرف پشت کرنے سے منع فرمایا ہے....." الحدیث.

اسے ترمذی نے حدیث نمبر (16) میں روایت کیا ہے، اور اسے حسن صحیح کہا ہے، اور یہ صحیح مسلم وغیرہ میں بھی ہے۔

قضاۓ حاجت کے متعلق شریعت اسلامیہ میں کئی ایک آداب اور احکام بیان ہوئے جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1- قضاۓ حاجت (پیشاب اور پاخانہ) کرتے وقت قبل رخ نہ ہونا (مسلمانوں کا قبلہ وہ کعبہ ہے جسے ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکرمہ میں تعمیر کیا تھا) اور یہ قبلہ کے احترام اور اللہ تعالیٰ کے شعار کی تعظیم میں سے ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے جب کوئی قضاۓ حاجت کے لیے بیٹھے تو وہ قبلہ رخ نہ ہو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (389)۔

2- پیشاب کرتے وقت عصوتاصل کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عصوتاصل اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استخاء کرے، اور نہ ہی برتن میں سائس لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (150)۔

3- دائیں ہاتھ سے نجاست زائل نہ کرے، بلکہ نجاست زائل کرنے کے لیے اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرے، اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے جب کوئی پونچے تو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پونچے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5199)۔

اور اس لیے بھی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں ام المؤمنین خصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضو کرنے اور بس پینے، اور لینے دینے کے لیے اور اس کے علاوہ میں اپنا بایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور صحیح ابیام حدیث نمبر (4912) میں ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی قفلائے حاجت کے بعد صفائی کرے تو اپنے دائیں ہاتھ نہ کرے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے استخاء کرے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (308) صحیح ابیام حدیث نمبر (322)

4- سنت یہ ہے کہ قفلائے حاجت بیٹھ کر کی جائے، اور زمین کے قریب ہو کیونکہ اس میں پر دہ زیادہ ہے، اور پیشاب کے چھینٹ پڑنے سے بھی زیادہ بچاؤ ہوتا ہے، اس کا بدن اور بس گند انہیں ہوتا، اور اگر اس سے محفوظ رہتا ہو تو کھڑے ہو پیشاب کرنا جائز ہے۔

5- قفلائے حاجت کرتے وقت لوگوں کی آنکھوں سے او جمل ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قفلائے حاجت کرتے وقت کسی اوپنی جگہ یا کھجوروں کے باغ میں چھپنا پسند کرتے تھے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (517)۔

اور اگر انسان کھلی جکہ ہو اور قفلائے حاجت کرنا چاہے اور وہاں چھپنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو تو اپنے ارد گرد والے لوگوں سے دور اور انکی آنکھوں سے او جمل ہو جائے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

معیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قضاۓ حاجت کی ضرورت پڑی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت دور چلے گئے۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (20) امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور عبد الرحمن بن ابی قرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قضاۓ حاجت کے لیے گیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب قضاۓ حاجت کرنا چاہتے تو بہت زیادہ دور نکل جاتے۔

سنن نسائی حدیث نمبر (16) صحیح الجامع حدیث نمبر (4651)۔

6- زمین کے قریب ہو کر ستر نہ کرے، کیونکہ اس میں ستر پوشی زیادہ ہوتی ہے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاۓ حاجت کرنا چاہتے تو اپنا کپڑا زمین کے قریب ہونے سے قبل نہ اٹھاتے تھے۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (14) صحیح الجامع حدیث نمبر (4652)۔

اور اگر لیڑیں میں ہو تو دروازہ بند کرنے اور دیکھنے والوں کی نظروں سے او بھل ہونے سے قبل کپڑا نہ اٹھاتے۔

محترم سائل اس اور اس سے پہلے والے نقطہ سے آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ یورپی اور دوسرے مالک میں اکثر لوگ کھڑے ہو کر مکھوف جگہ میں ایک دوسرے کے قریب ہی پیشاب کرتے ہیں جو کہ ادب اور شرم و حیاء اور عزت و حشمت اور اخلاق کریم کے منافی ہے، ہر سلیم الفطرت اور صحیح العقل شخص کا بدن اس سے کانپ جاتا ہے، کہ کوئی شخص لوگوں کے سامنے کس طرح اپنی شرمگاہ کھوں کر کھڑا ہو جاتا ہے جبے اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں ہاتھوں کے درمیان چھپا کر رکھا ہے اور اسے چھپانے کا حکم بھی دیا ہے، بشریت کے عقل مندوں کے ہاں اسے چھپا کر رکھنے کا معاملہ استقرار پا چکا ہے۔

اسی طرح ان لیڑیوں کا اس قبیح اور گندی شکل میں بنا نا بھی اصل میں ایک غلطی ہے جبے استعمال کرنے والے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہیں، اور پیشاب کرتے ہوئے وہ جانوروں کو بھی پیچھے پھوڑ دیتے ہیں جن کی عادت ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت چھپ جاتے ہیں۔

7- مسلمانوں کے ہاں قضاۓ حاجت کے لیے بیت الغلاء میں داخل ہونے اور باہر آنے کے کچھ شرعی آداب اور معلوم دعائیں ہیں جو کہ حالت اور مکان کی بالکل مناسب ہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی ہم میں سے کوئی قضاۓ حاجت کے لیے جائے تو وہ درج ذیل کلمات کے:

"بِسْمِ اللَّهِ، الَّلَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنِ الْجُنُبِ وَالْجَنَّاتِ"

اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

تو اس طرح وہ ہر خبیث اور گندی چیز اور ہر شیطان جنی اور جنی سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے، اور جب بیت الغلاء سے خارج ہوتا ہے تو "غفرانک" کہہ کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے۔

8- قنانے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کو زائل کرنا اور اسے صاف کرنے کا خیال رکھنا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں سستی و کابلی کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"قبر کا اکثر طور پر عذاب پیشاب کی بنابر ہوتا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (342) صحیح الجامع حدیث نمبر (1202).

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے:

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کوئی بڑی چیز کی بنابر عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے احتراز نہیں کرتا تھا، اور دوسرے غیبت اور چھلی کیا کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5592).

9- نجاست کو تین بار دھویا یا پونچا جائے، یا پھر تین بار کے بعد حسب ضرورت پانچ یا سات بار، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مقعد (پاخانہ والی بگر) تین بار دھویا کرتے تھے"

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: "ہم نے بھی اس پر عمل کیا تو ہم نے اسے علاج اور پاکیزگی پایا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (350) صحیح الجامع حدیث نمبر (4993).

اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی شخص مٹی کے ڈھیلے یا پتھر سے استجاء کرے تو طاقت استعمال کرے"

اسے امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا ہے، اور صحیح الجامع حدیث نمبر (375) میں حسن قرار دیا ہے.

یعنی ایک تین پانچ سات پتھر استعمال کرے.

10- استجاء کرنے میں بڑی اور گور اور لید استعمال نہ کرے، بلکہ وہ ٹشوپ پر یا پتھر یا مٹی وغیرہ استعمال کرے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی قنانے حاجت کے بعد استعمال کرنے کے لیے پانی کا برتن اٹھا کر لے کر گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: یہ کون ہے؟

میں نے عرض ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے پتھر لا کر دو تاکہ میں استجاء کروں مجھے نہ تو بڑی لا کر دینا، اور نہ ہی لید اور گور، تو میں اپنے کپڑے کے کنارے میں پتھر لایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں رکھ کر چلا گیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے جا کر کہا: بڑی اور لید اور گور کا مغلن کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ دونوں چیزیں جنوں کا کھانا ہیں... الحدیث.

صحیح بخاری حدیث نمبر (3571).

11- انسان کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے، اس کی دلیل درج ذیل روایت ہے :

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔"

صحیح مسلم حدیث نمبر (423).

اور اس لیے بھی کہ ایسا کرنے سے پانی گندہ ہو جاتا ہے، اور پانی استعمال کرنے والوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

12- لوگوں کے راستے میں پیشاب نہ کیا جائے، اور نہ ہی ساتے میں جہاں لوگ بیٹھتے ہوں، کیونکہ ایسا کرنے میں لوگوں کے لیے اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دولت و الی چیزوں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دولت و الی کو نسی چیزیں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ شخص جو لوگوں کے راہ یا ان کے ساتے میں قضاۓ حاجت کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (23) صحیح الجامع حدیث نمبر (110).

13- قضاۓ حاجت کرنے والے شخص کو سلام نہ کیا جائے، اور نہ ہی وہ شخص قضاۓ حاجت والی جگہ میں سلام کا جواب دے، کیونکہ گندی جگنوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"جب تم مجھے اس طرح کی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کرو، کیونکہ اگر تو ایسا کریگا تو میں تجھے سلام کا جواب نہیں دوں گا"

سن ابن ماجہ حدیث نمبر (346) صحیح الجامع حدیث نمبر (575)

جسمور علماء کرام کہتے ہیں کہ قضاۓ حاجت میں بغیر ضرورت بات چیت کرنی مکروہ ہے۔

اس موضوع کے متعلقہ شریعت اسلامیہ میں چند ایک آداب تھے جو مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوتے ہیں، جو ہر انسان کے ساتھ روزانہ پیش آتے ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے ان کا خاص خیال رکھا ہے، اور ان آداب کو مکمل طور پر بیان بھی کیا ہے، تو پھر ان سے بڑے اور اہم آداب کا حال کیا ہوگا۔

سائل محترم کیا آپ کو پوری دنیا میں کسی دوسرے ایسے دین کا علم ہے جو اس طرح کے آداب لا یا ہو؟

اللہ کی قسم یہ دین کمال اور حسن و بہتری اور اس کی پیری وی واجب ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور آپ کے لیے ہر قسم کی بھلائی اور حق کی طرف را ہمنا یہ وہ ایت کی توفیق نصیب فرمائے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول کرے۔

واللہ اعلم۔